© rasailojaraid.com

اُنہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو بھی اِس منصوبہ پر جلد عمل درآمد چاہتی ہیں۔ حکومتِ ترکمنستان کے جذبہ خیر سگالی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جناب انور سیف اللہ خان نے کہا کہ پاکستان وسطی ایشیا کے ممالک کی پٹرولیم کی مصنوعات کے لیے بہترین مارکیٹ ثابت ہو گا۔

وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل نے کہا ہم سمجھتے ہیں کہ ترکمنستان کی پٹرولیم کی مصنوعات پاکستان کے راستے ہی بیرونی دنیا تک بہتر طریقے سے پہنچ سکتی ہیں۔ اِسی لیے ہم گوادر کی بندرگاہ کو ترقی دے رہے ہیں۔ جہاں سے وسطی ایشیا کی ریاستیں اپنی مصنوعات بہ آسانی برآمد کر سکیں گی۔ وزیر پٹرولیم نے کہا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پٹرولیم، قدرتی وسائل اور مواصلات کی وزارتوں کو اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے فوری اقدامات کی ہدایات دے دی ہیں۔

آزاد ممالک کی دولت مشترکہ: مسلم اقلیتیں

کریمیا میں یوکرین کے لیے نئی مشکلات

ابھی جزیرہ نمائے کریمیا میں روسی علیحدگی پسند تحریک کو کچلنے کے بعد آٹھ ماہ بھی نہیں گزرے ہیں کہ یوکرین کی حکومت کو ایک اور گروپ "کریمیا کے تاتاروں" کے دباؤ کا سامنا ہے۔

۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۴ء تک کریمیا کی روسی نسلی اکثریت کے علیٰحدگی پسند جذبات نے یوکرین کی سیاست پر بھی بُرا اثر ڈالا اور اس کے روس کے ساتھ تعلقات بھی خراب کیے۔ چنانچہ اب یوکرین کی حکومت بحرِ اسود سے متّصل اِس جزیرہ نما میں نئے سیاسی نظام کے لیے کام کر رہی ہے۔ تاکہ علیٰحدگی پسند جذبات کا تدارک کیا جا سکے۔

تاتار، جو مسلمان، ترکی النسل اور کریمیا کی آبادی کا دس فیصد ہیں کیف [یوکرین کا دارالحکومت] کے مفید مگر demanding حلیف شمار ہوتے ہیں۔ تاتار مسلمان روسیوں کی علیٰحدگی پسندی کے سخت مخالف رہے ہیں۔ مگر اب وہ خود اپنے لیے زیادہ بہتر سیاسی حیثیت کا مطالبہ کر رہے ہیں اور کیف پر اپنے تہذیبی و ثقافتی حقوق کی بحالی کے لیے دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ ایک تاتار رہنما رفعت چوباروف کہتا ہے: "ہماری امیدیں کیف سے وابستہ ہیں۔" گزشتہ سال کیف کی زیرِ نگرانی کریمیا کے نئے آئین کی تشکیل کے لیے بلائے گئے کریمیا کی پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران تاتار ارکانِ پارلیمنٹ نے دس روزہ بھوک ہڑتال کی اور اپنے لیے زیادہ حقوق کے حصول کے لیے سول نافرمانی کی تحریک چلانے کی دھمکی دی۔ چنانچہ یوکرین کے صدر لیونڈ کچمہ نے معاملے میں براہِ راست مداخلت کا وعدہ کیا۔ اور نتیجتاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کریمیا میں نسلی جدوجہد کے مسئلے کے حل کے لیے صدارتی کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔

روسی علیٰحدگی پسند تحریک، جسے ایک سال قبل کریمیا کی حکومت میں غلبہ حاصل تھا، اب ایک سیاسی قوت کی حیثیت سے روبہ زوال ہے۔ سیاسی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ کریمیا کی معیشت کی زبوں حالی کے ساتھ ساتھ تاتار مسئلہ بھی جزیرہ نما میں استحکام کے لیے زبردست خطرہ ہے۔

تین سال قبل کریمیا کی روسی نسلی برادری نے، جو کریمیا کی ۲۷ لاکھ آبادی کا دو تہائی ہے، علیٰحدگی کے لیے سنجیدہ کوششیں کی تھیں۔ روسی رائے دہندگان نے علیٰحدگی پسند حکومت اور آئین کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور گزشتہ سال ریفرنڈم میں اپنے لیے روسی شہریت کو ترجیح دی۔

کیف میں ایک مغربی سفارتکار کے بقول "روس کی جوابی کاروائی کے خوف کی وجہ سے یوکرین حکومت نے روسی مہم کو نظرانداز کیے رکھا۔ لیکن گزشتہ مارچ میں صدر کچمہ نے روسی خانہ جنگی اور چیچنیا میں روسی فوجی مداخلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اچانک کریمیا کے روسی صدر کو معطل کر کے یوکرین کی پارلیمنٹ کی طرف سے کریمیا کے آئین کو معطل کرنے کی راہ ہموار کر دی۔"

روسی علیٰحدگی پسند تحریک ایسے ختم ہوئی جیسے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے۔ یوکرین کے آزاد سیاسی تحقیق کے ادارے کے تجزیہ نگار ولادمیر پریٹولا کے مطابق "علیٰحدگی پسندوں نے روسیوں کے لیے کچھ حاصل نہیں کیا جواب سیاسی طور پر جذباتی اور مایوس ہو گئے ہیں"۔

حالیہ چند مہینوں میں ایک نئی روسی سیاسی جماعت "اقتصادی بحالی کی پارٹی" نے انتہا پسند (متشدد) روسی عناصر کو کنارے لگا دیا ہے۔ بیشتر روسی ارکانِ پارلیمنٹ نے اس نئی سیاسی پارٹی میں شامل ہو کر کیف نواز وزیر اعظم اناطولی فرنیچک کی کابینہ میں اہم عہدے حاصل کر لیے ہیں۔ تجزیہ نگار پریٹولا کہتے ہیں کہ "نئی پارٹی ایک عملیت پسند اور کاروباری ذہن رکھتی ہے جس کی اوّلین ترجیح اقتصادی خوشحالی کا حصول ہے"۔

کریمیا کے بحرِ اسود کے کنارے ہونے کی وجہ سے سوویت یونین کے زمانے میں یہاں بحری اڈے قائم ہوئے اور سیاحت کو فروغ ملا۔ مگر کریمیا کی معیشت کے اِن ستونوں کے زوال کے بعد "کریمیا اتنا ہی غریب ہو گیا ہے جتنا کہ باقی یوکرین"۔

روزگار اور سرمائے کی قلت کی وجہ سے کریمیا کے مختلف نسلی گروہوں بالخصوص روسیوں اور تاتاریوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پریٹولا کے مطابق معیشت کے ساتھ ساتھ تاتار مسئلہ بھی کریمیا کی سیاست میں اہم کردار کا حامل ہے۔ تاتار کریمیا میں ۱۵ ویں صدی سے آباد ہیں۔ لیکن ۱۹۴۴ء میں جوزف اسٹالن نے انھیں جنگِ عظیم دوم کے دوران نازی قابضین کی مدد کا الزام لگا کر ملک بدر کر دیا تھا۔

© rasailojaraid.com